شہادت دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے اس کا کوئی شریک اور شہادت دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے اس کا جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ تاکہ غالب کرے اس کو اوپر سب دینوں کے اگرچہ ناخوش ہوں مشرک

۵ رجب — شمارہ ۱۹ — جلد ۹ — شمارہ ۱۲

منشور محمدی

۹۵

منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
توریت ملا تورید انجیل بتجیل	گویان صفت و سیرت مہبر محمدؐ

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیتِ منشور محمدؐ
توریت و ہم انجیل براقدار بتجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۴ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشتہ و خواندہ و تحریر مضامین دلچسپ وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی وقوع معسکر سنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر دیا مکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ اسم
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو و جاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس تابان کو جب کرے مستور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشان ہے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک عیسائی

غزل

جو مطیع امر ختم المرسلین ہو جائیگا
اوسکا گھر باغ ارم مین بالیقین ہو جائیگا

اتباع سنت احمدی پر ہان نجات
جو پھرا فی النار ہوگا وہ لعین ہو جائیگا

مرتبہ ملجائیگا اسکو عزیز مصر کا
جو غلام سرور دنیا و دین ہو جائیگا

نظم شیرینی لب بین گر طبیعت ترگئی
ہر سخن میرے دہن مین انگبین ہو جائیگا

جس مکان مین ذکر معراج نبی ہوگا اگر
وہ ہمرتبہ عرش برین ہو جائیگا

توبہ توبہ خوف عصیان اور محمد ہو شفیع
ایسے باغی جنون دیکھو کہان ہو جائیگا

نعتیہ مضمون جو ہوگا اہل دل کو بالیقین
دلپذیر و دلپسند و دلنشین ہو جائیگا

لاکہ عالمی ہو ملیگے اسکو وقت بیگمان
گرچہ شافع رحمۃ اللعالمین ہو جائیگا

رفعت معراجکے ہم اوج ہو سکتا ہی کب
جرخ چارم پر اگر کوئی مکین ہو جائیگا

اول مدارس ابتدائی -
دوم مدارس ابتدائی کلان -
سوم وہ مدارس جنمین اعلیٰ مدارس کے واسطے لڑکے تیار ہون -
چہارم مدارس اعلیٰ -
پنجم مدارس علوم خاص شہر کے ہر محلہ اور ہر ملک گانون مین ایک مکتب زمینداری ضرور ہوگا جہان آبادی مشترک ہوگے وہان دو مکتب ایک اہل اسلام کے لئے دوم غیر مسلمانون کے واسطے الطفال اپنی اپنی مذہب کے کتابین پڑہینگے - لڑکون کو چھ برس سے دس برس تگ اور لڑکون کو گیارہ برس تگ جبرًا مکاتب مین پڑہنا ہوگا پانچسو گھر کے ہر ایک قصبہ مین ایک مکتب کلان ہوگا وہ بشرط مزورت تفرقہ مذہبی کے دو مکتب ایک متولی کے زیر نظر رہینگے - اِن مکاتب مین تمام علوم تعلیم ہوگی - یہ تعلیم معلمین بھی خاص مدارس مین داخل ہین - صرف بشرط زیادہ اونمین یہہ بھی کہ کل طلبار رعایائے عثمانیہ کے وہان داخل ہون - دارالخلافہ مین صیغہ تعلیم کے ایک اعلیٰ کونسل ہوگی اور بڑے بڑے شہرون مین بھی ایک ایک کونسل ہوگی اس قانون مین اون مدارس کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو سلطنت کے طرف سے نہین ہین + جریدۂ روزگار

کان طلا

جناب خدیو مصر کو اونکی زمین مین ایک کان طلا دستیاب ہوا ہے اور جس سے ہر روز ریتی سونے کی نکالتے ہین اور کارخانہ ضرب مین واسطے صاف کرنے کے روانہ کرتی ہین نقادان کا قول ہے کہ اخراجات اوسکے پاک وصاف کرنے کے نصف مالیت کو طلا کے گھٹا دیتے ہین پس اوس کان طلا سے آدہی منفعت اجرون کی ہے اور آدہی خدیو مصر کی - بہرطور ایسے وقت مین کہ جابجا مصری باندکا بھاؤ گھٹا پڑتا تھا اور بسبب قلت مبلغ ادای سود ہو نہین سکتا تھا - پس یہہ تائید غیبی ہے جو جناب خدیو مصر کو ہوی - منہ

عطای خدمات

صاحب اخبار دارالخلافہ استنبول تحریر فرماتے ہین کہ جناب دولتمآب غازی عثمان پاشا کو خدمت مشیر خاصہ کے سوائے عہدۂ جلیلہ مشربت مابین ہمایون عطا ہوا اور جنت مکان جناب عبدالعزیز خان کے خاندان کے امور کے نظارت دولت مآب جناب کمال پاشا کو عطا ہوی اور جناب عطوفت مآب سعید افندی نظارت امور داخلیہ سے سرفراز ہوے فقط ؛ منہ

خلاصۂ اخبار متفرقہ

لندن ۲۷ جون - ہوس آف کامنز مین اندر سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے یہہ کہا کہ جو لوگ قحط مین ہلاک ہوے اونکی فہرستون کو سرکار اہل جلسہ سے باز نہ رکہیگی لیکن گورنمنٹ ہند سے اونہین حاصل کرنیکے بعد جلسہ مین درپیش کرنا ہوگا -

برلن ۲۸ جون - کانگرس نے ریاست سرویہ کی خود مختاری کا اعتراف کیا ہے اور اہالیان آسٹریہ صوبجات بوسینا و ہرزیگونا

کو اپنے قبض و تصرف مین لانیکے بارے مین اجازت دیگئی ہے - اما لیان سلطنت مذکور اون صوبون کو اپنے قبض و تصرف مین رکھنے کا عرصہ مقرر نہ کئے ہون تو ترکی سفیران اس باب مین معترض ہونگے - مشرقی رومیلیہ کو خود مختاری دیجاویگی اور وہان کا بندوبست و انتظام کرنیکے واسطے ایک جلسہ مقرر ہوگا اور سرکار روم کی جانب سے بمنظوری سلاطین یوروپ ایک گورنر مقرر ہوگا -

برلن ۳۰ رجون - کل کے روز کانگرس یونان کے مقدمہ پر بحث کرنے مین مشغول ہوی ہے -

لندن ۳۰ رجون - قانون مطابع دیسی کے مقدمہ کے کو اغذات مشتہر ہو چکے - سکرٹری اسٹیٹ ہند اپنی ایک مراسلت مورخہ ۱۳ مئی اس معنی کی تجویز دیتے ہین کہ قانون مذکور کا وہ حصہ جسمین دیسی مطابع کو نکتہ چینی کے لئے پروفون کو پیش کرنیکی اجازت دیگئی ہے منسوخ کردیا جاوے - اور وہ سمجھتے ہین کہ سکرٹری معاملات پر نکتہ چینی کرنیکی ممانعت نہین کیجاوے مگر فقط فتنہ انگیزی و ہنگامہ پردازی کی ممانعت کیجاوے -

برلن عزہ جولائی دول یوروپ ترکی سے اس معنی کا اصرار کر رہے ہین کہ باسینہ و ہرزیگونا پر آسٹریہ کے قبض و تصرف کو مان لین - اسٹریہ اپنے سرحد افلاق کو مستحکم کر رہا ہے اور توقع ہی کہ یہ افواج اس ہفتہ مین عبور کرنیکے کانگرس آج کے روز رومانیہ کے مقدمہ کو سماعت کریگی -

لندن عزہ جولای - ڈیوک آف کیمبرج مالٹا سے واپس آگئے -

لندن عزہ جولائی - لوڈ بیزہ آز تیغیرو ہمایہ وتاتار نامی جہازات کو مالٹا جانیکا حکم ہوا ہے - لیکن اونکا اخیر مقام مقصود معلوم نہین ہے -

برلن عزہ جولائی - چونکہ باسینا و ہرزیگوینہ پر افواج آسٹریہ کے قبض و تصرف کے بارے مین بالجالی اعتراضات کر رہی ہے - اس لئے آسٹریہ حسب اجازت دول یورپ اون صوبجات پر اپنا قبض و تصرف کریگی - آج کے روز کانگرس کی نشست بہت دیر تک رہی - اور مانٹی نگرو کو آنیٹی واری دیدی - مقدمہ کریبہ بھی فیصل ہا چکا روو قیلیہ سے رودو پروت تک روس کو دیدیا گیا اور سلسٹریہ کے حوالے سے مالگا لیا تک رومانیہ کو - شبنہ کے روز کی نشست مین ویل یونان نے ایک یادداشت پر ہی جسمین یونان کے سرحد کی ایک معتدل توسیع کی درخواست کئی گئی ہے -

وہ جو خبر تھی کہ پرنس گارچکاف کانگرس سے واپس چلے جانیکا ارادہ کئے ہین سو وہ بالکل بے تصدیق ہے وہ ہنوز نشست مین حاضر رہتے ہین -

لندن ۲ جولائی - وہ جو قانون مطابع دیسی کے مقدمہ مین گورنمنٹ ہند نے خط و کتابت کی تھی تو اسپر لارڈ کران بورک نے بعد نظر ثانی کچھ اپنی راے اظہر مین ایک مراسلت پیش کی تھی سو وہ اب مشتہر ہوی اور قانون مذکور کی ضرورت پر ویسرائے بہادر کے تاسف مین لارڈ صاحب بدرجہ کمال شریک ہوتے ہین لیکن کہتے ہین کہ مطابع

مذکور کے ایک حصہ کی برداشت نہین کیے جانے کی
تحریرات کے سبب سے ایک بڑا بھاری مقدمہ قایم کیا گیا
اِس قانون جدید کے اجرا کیوقت مالکان مطابع اونکی
نیک چلنی کی ضمانت کے لئے اون اون کے حالت کے موافق
ضمانت مین باندین لکھوالی جائین - عہدہ دارون اور حکام
گورنمنٹ پر نکتہ چینی کرنیکی بابت اگر وہ نکتہ چینی رہت
بازی کے ساتھ کیجاے تو تحویف و دست کنی کرنیکے لئے کوئی
وجہ نہین ہے - لارڈ صاحب امیدر کہتے ہین کہ مطابع
دیسی خطہ عمومی تہدید آمیز تحریرات کو مشتہر کرنیکے در
عوض ٹھیک ٹھیک کہ سکھہ کو باہر ڈالینگے اور اسکا
امتحان کرینگے اور کہتے ہین کہ مشتہرون کی جوابدہی
قانون انگریزی کے مطابق رہے - مراسلت مذکور کے
خاتمۃ الکلام مین لارڈ صاحب مذکور کہتے ہین کہ اون فقرات
کو جاری کرنا نامناسب ہے جو پروف کو تصحیح کے لئے پیش
کرنیکو تحریص دلاتے ہین کیونکہ زبانین مختلف رہنے کے
سبب سے اوسکی تعمیل دشوار ہوگی اور نہایت بیجا حرکات
وقوع مین آنیکے موجب ہوگی اس لئے وہ تخفیف کو ترجیح
دیتے ہین فقط -

لندن ۳ جولائی - اخبارات لندن الحاق باطوم
کے نہایت مخالف ہین -

برلن ۳ جولائی - کل کے روز کانگرس مین دانیوب
کی جہازرانی پر بحث درپیش ہوی اور مقدمۂ حمارت جنگ
کے پرزے پرزے کردئے گئے -

لندن ۳ جولائی - قانون مطابع دیسی کے مقدمہ
مین مسٹر گلاڈسٹون کی تحریک ۱۶ ماہ رمضان تک ملتوی
رکھی گئی ہے چانسلر اسکوادن باحکام سر بھر خلیج سوادڈ
چھوڑ نکلی ہے آٹھ بادی جہازات برطرف کئے جانیکے لئے
مالطہ سے انگلنڈ کو طلب کئے گئے ہین -

برلن ۴ جولائی - ترکی درخواست کرتے ہین کہ مونٹنیگرو
باسینا و ہرزیگووینا پر آسٹریہ کے قبض و تصرف کے عرصہ
و قوت افواج و وسعت کا حد مقرر ٹھہرایا جاے اغلباً اس
درخواست پر التفات نکی جاویگی - کل کے روز کانگرس
کی نشست نہین ہوی -

برلن ۴ جولائی - آج کے روز کانگرس مین ترکیون
نے باسینا و ہرزیگووینا پر آسٹریہ کے قبض و تصرف کو
فی الاصل قبول کیا تفصیل ابواب کی ترکی و آسٹریہ کے
مابین فیصل پائیگی - دانیوب کی جہازرانی کل اقوام کے
لئے کشادہ رہیگی - رہی بابت خسارت جنگ وہ بندوبست
مین آچکے سو مرہونہ محاصل سے نہین دی جائیگی اور نہ اسکے
درعوض کوئی قطعہ ملک تودیا جائیگا - باطوم کے
مقدمہ مین ابتدای خط و کتابت شروع ہوی ہے اس مقدمہ
مین مشکل درپیش ہونیکی توقع ہے -

قسطنطنیہ ۵ جولائی - جنرل تاڈلیبن نے اپنی
افواج کو تین قطار کرکے ایدریہ نوپل کو واپس
کر لینے کا بندوبست کرلیا ہے -

تتمہ جناب عطوفت مآب علی فواد بک افندی دبیر اول سلطانی نے

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا -

امت احمد پہ روز حشر صادق خلد مین
گونجی ن فیض نامی مصطفے سے ہمدمو
یہہ اشارہ کر رہی ہی ہستی ناپایدار
عبدہ احمد کے ای اعجاز بن بیھو فقیر

قول طبتم فادخلوہا خالدین ہوجائیگا
حرف مطلب واقعی کرسی نشین ہوجائیگا
ہان یہہ قصہ ایکدن آخر نہین ہوجائیگا
سارا عالم بیگمان زیرنگین ہوجائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ

دفعہ ۱۳۵ توراۃ باب ۲ آیہ ۷ مین لکھا ہی کہ "خداوند نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اسکی نتھنون مین زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیسے جان ہوا قرآن کا بھی یہی مطلب ہے وخلقنا الانسان من سلالۃ من طین اور فرمایا ونفخنا فیہ من روحنا اور حدیث مین پیغمبر بھی اسی کی تصدیق کرتے ہین کہ کلکم من آدم وآدم من تراب اور آیت ۸ توراۃ خداوند خدا نے عدن مین پورب کے طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسنے اوسے بنایا تھا وہان رکھا قرآن بھی یہی فرماتا ہے۔ قلنا یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین جیسا توراۃ مین بھی ہی آیت ۹ اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے مین خوشنما اور کھانے مین خوب تھا اور باغ کے بیچون بیچ حیات کے درخت کا اور نیک و بد کے پہچان کے درخت کو زمین سے اوگایا عباسی مین ہی کہ وہ پہچان کا درخت تھا اوسکے اور ہر ایک سنگ تھا آیت ۱۰ اور عدن سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی اور وہان سے تقسیم ہوکے چار سیری نہرون کے بنے آیت ۱۱ پہلے کا نام پیسون جو حویلہ کے ساری زمین کو گھیرتے ہی وہان سونا ہوتا ہی ۱۲ اور اوس زمین کا سونا اچھا ہی اور وہان موتی اور بلور بھی ہین ۱۳ اور دوسری نہر کا نام جیحون ہی جو کوش کی ساری زمین کو گھیرتی ہے ۱۴ اور تیسرے نہر کا نام دجلہ ہے جو اسور کے پورب جاتی ہے اور چوتھی نہر کا نام فرات ہی **دفعہ ۱۳۶** راقم کہتا ہے ان بہشت کے نہرون کا مضمون حدیث صحیح مین بھی وارد ہی اور اس بابت کہ زمین پر ہی یا آسمان پر اہل اسلام مین بھی اختلاف ہے چنانچہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے اور اگرچہ ان نہرون کے پتہ سے بہشت کے حدود اربعہ معلوم ہوجاتے ہین الا اب ٹھیک مقام اوسکا بوجہ اسکے کہ طوفان نوح مین زمین کی بدل گئی ہے معلوم نہین ہوسکتا چنانچہ پادری فنڈر صاحب کو بھی اپنے میزان الحق اور طریق الحیات مین اسکا اقرار ہے **دفعہ ۱۳۷** بعض امور توراۃ انجیل سے بھی ٹھیک معلوم نہین ہوسکتے چنانچہ پادری نگلین صاحب نے کتاب احوال یہود بیان پیدایش دنیا باب ۲ مین لکھا ہی "ہم لوگون کو کچھ خبر نہین کہ آدم اور حوا بیگناہ ہوکے باغ عدن کے عیش مین کب تک رہے **دفعہ ۱۳۸** آیت ۱۵ اور خداوند خدا نے آدم کو لیکے باغ عدن مین رکھا کہ اوسکی باغبانی اور نگہبانی کرے ۱۶ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیکر

کہا تو باغ کے ہر درخت کا پھل کھایا کر، لیکن نیک و بد
کے پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن تو اوسے
کھائیگا ضرور مریگا دفعہ ۳۹ ! اور خداوند خدا نے کہا
کہ اچھا نہین کہ آدم اکیلا رہے مین اوسکے لئے ایک ساتھی
اوسکے مانند بناؤنگا ۱۹ اور خداوند خدا نے میدان کے
ہر ایک جانور اور آسمان کے ہر ایک پرندون کو زمین سے
بنا کر آدم کے پاس پہونچایا تاکہ دیکھے کہ وہ اونکے کیا
نام رکھے سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اسکا نام
ٹھہرا ۲۰ - اور آدم نے سب مواشیون اور آسمان کے
پرندون اور ہر ایک جنگلی جانور کا نام رکھا پر آدم کو اسکے
مانند کوی ساتھی نہ ملا دیکھو قرآن بھی یعنیہ یہی فرماتا ہے

وعلم ادم الاسماء کلہا ثم عرضہم علی الملائکۃ فقال انبئونی
باسماء ہؤلاء ان کنتم صادقین قالوا سبحانک لا علم لنا الا
ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم قال یا آدم انبئہم باسمائہم
فلما انبأہم باسمائہم قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات
والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون دفعہ ۱۴۰
آیہ ۲۱ - اور خداوند خدا نے آدم پر ایک بھاری نیند بھیجی
کہ وہ سوگیا اور اوسنے اوسکے پسلیون مین سے
ایک پسلی نکالی اور اوسکے بدلے گوشت بھر دیا آیہ ۲۲
اور خداوند خدا نے اوس پسلی سے جو اوسنے آدم سے
نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا آیت
۲۳ اور آدم نے کہا کہ اب یہہ میری ہڈیون مین سے
ہڈی اور میرے گوشت مین سے گوشت ہی اس سبب سے

وہ نازی کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی - راقم کہتا ہی
عبرانی مین بجای ناری الیشہ ہ بجای ترکی آتش واقع ہی
جسکا ناری ترجمہ ہی اسواسطے مرد اپنے ماباپ کو چھوڑے
گا اور اپنے جورو سے ملا رہے گا اور دو ایک تن ہونگے
آیت ۲۵ اور وہ دونو آدم اور اوسکی جورو ننگے
تھے اور شرماتے نہ تھے دفعہ ۱۴۱ راقم کہتا ہی ضلع
الیر یعنے بائین پسلی سے حوا کا پیدا ہونا حدیث صحیح مین
بھی موجود ہی پس بیان اسلام اس امر مین بھی مطابق
تورات کے ہی اگرچہ اسپر از روے علم فلسفہ فن طبیعات
و نیچر کے اعتراضات عظیم غیر الحل وارد ہوتے ہین جسکے
سبب سے بعض علمای محققین ملت حقہ اسلام کے دست
و پا چہ ہو کر اپنے خیال کے مطابق تاویلات کرنے لگے ہین
چنانچہ صاحب تہذیب الاخلاق نے اوس مضمون مین
جسکا نام آدم کی سرگذشت ہی ایسا ہی کچھ تاویلین کین
ہین رحمہ اللہ وہداہ الی الحق الیقین اگرچہ راقم ایسے تاویلات
کو خواہی نخواہی صواب اور مراد اللہ اور مراد الرسول
نہین یقین کرتا ہے الا یہہ ضرور میرا یقین ہے کہ جیسا
متقطعات اور متشابہات قرآنی مین صاحب جلالین اور دیگر
مفسرین فرمادیا کرتے ہین کہ اللہ اعلم بمرادہ بذلک
ایسا ہی بہت سے آیات اور احادیث ہین جنکے تفسیر اور
شرح خدا پر حوالہ کئی گئی علی سبیل الجزم والیقین کی گئی
حالانکہ آیات اور احادیث بھی اللہ اعلم بمرادہ بذلک
کہنے کے لایق ہین اگر خدا کا شکر ہے کہ الخیر کو ہمیشہ

لکھدیا کہتے ہین کہ واللہ اعلم بالصواب جسکا صاف یہہ نتیجہ ہوتا ہی کہ شاید یہہ بیان خطا ہوا اور صواب خدا کو معلوم ہو یہہ اہل اسلام کے علما کی کمال دیانت اور حق گوئی ہی جزاہم اللہ عنی وعن جمیع المسلمین فی الدارین خیر الجزاء۔

پس راقم کے نزدیک جنت آدم کے آسمانی ہونے کی کوی یکی دلیل اسلام مین نہین ہے لہذا توراۃ کو ماننا لازم ہی دفعہ ۱۴۲ قرآن شریف مین لکھا

منہہ لہا سوا تہما جسکی تفسیر مین مفسر لکھا کرتے ہین کہ نور کے حلے پہنے رہتے تہے جب گندم کہایا تو حلے چہین گئے اور وہ دونو ننگے ہو گئے پس قرآن سے یہہ مطلب تو ضرور ثابت ہوتا ہی کہ اونکا ستر مگاہ بعد اکل شجرۃ کے کہل گئے پر اوسکے قبل ننگے ہونے کے اس سے نفی نہین لازم آتی ہے جایز ہے کہ قبل اکل اونکے خیالات پاکی اور قدس مین مثل بچون کے ہون جس کے مطابق پر ننگے اور مستریکسان متصور ہو اور توراۃ مین برہنگی کی ہی لہذا جبتک کوی حدیث صحیح متواتر یا مشہور جو موجب علم قطعی یا طمانیتی کے ہوا کرتی ہے پائی نہ جاوی گی تب تک توراۃ کے چہوڑنے کی کچہ ضرورت نہین ہے

دفعہ ۱۴۳ حق صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ بہت کا کلام قرآن حدیث کا ایسا ہے جسکی حقیقت اس عالم مین نہین کہلتی ہے لیکن اس مین سر مو شک نہین ہے کہ حضرت آدم کی حالت جو قبل اکل تہی وہ بعد مین ہرگز نہین رہی جسکو عیسائی بیگناہی اصلی کا فوت ہو جانا کہتے ہین اور مسلمان قوت ملکی کا ہو جانا اور پردہ مین چہپ جانا اور قوت بہیمی کا بازو ہو جانا اور پردہ سے نکل آنا بتاتے ہین جیسا شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ مین ذیل آیہ حتی تکونا ملکین اور تکونا من الخالدین کے صاف لکہا ہی اور چونکہ جناب مسیح پر قوت ملکیہ کا سخت غلبہ تہا اسیواسطے عیسائی اونکو اصلی گناہ سے پاک اور بے داغ مانتے ہین اور آخر دنیا مین بہی اونکے عہد مین ملکیہ کا یہہ غلبہ ہوگا کہ سانپ سے بچے کہیلینگے دفعہ ۱۴۴ اور شیر گائی کو نہ پہاڑے گا جسکو عیسائی ملکوت السموات اور نجات اخروی جانتے ہین حضرت ادم کے گنہگار ہو جانے اور اوسکے نتایج کا ذکر میزان الحق اور طریق الحیات مین بہت مفصل ہے اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ چونکہ علم حقایق و معارف و علم اسرار دین مین ایک عمدہ تصنیف ہی لہذا ہم آئین اونکے مطابق اکل شجرہ وقبول توبہ کو مفصل لکہینگے۔ راقم محمد سلیم اللہ فیض آبادی

برلن ۲۲ منہ لارڈ بیکنز فیلڈ نے گانگرس کی بحالی کو اوس بندوبست کی قبولیت پر موقوف رکہا ہے جو حوالے قسطنطنیہ سے روسی افواج فوراً نکلجانے کے باب مین کیا ہی اس مقدمہ مین روسی وکلا نے شاہ زار سے عرض کی ہی۔ آج کے روز کانگرس کا جلسہ تین گہنٹے رہا اور بڑی ترقی ہوی۔ اخبار جنرل ڈی پطرسبرگ نے اس امر مین انکار کیا ہی کہ روس یونان کے خلاف مین ہی بلکہ اخبار مذکور کہتا ہے کہ یونانیون کی آزادی کو دیکہنے کا روس خواہان ہے۔

روشنی اسلام

چند ماہ کے قبل مسٹر گولڈ اسمتھ صاحب نے چنتا دھرن کے کسی ایک اسکول مین ایک لکچر بزبان انگریزی دربارہ اسلام دیا تھا اور اس کے جواب مین جناب مولوی سید شاہ محمد نظام الدین صاحب نقوی دام افضالہ نے ایک جواب نہایت شرح وبسط کے ساتھ تحریر فرمایا تھا اگرچیکہ وہ جواب ہمارے پاس موجود ہی چونکہ مولوی صاحب ممدوح کا غرض ایک جماعت علمای اختیار کے روبرو قرات فرمانیکا ہے اور بعد اوسکے درج اخبار کرنیکی اجازت ہی لہذا اوس کے اندراج کو ہم نے موقوف برآیندہ رکھا ہے اور ہم اس تردید کو یہان درج اخبار کرتے ہین جو جناب سیول سرجن ملٹری گزٹیر نے اپنے آرٹیکل ۱۴ اوین جون مین روشنی اسلام کے سرخی کے ماتحت مین بلا تعصب و پاسداری قوم کے تحریر کیا اور حق انصاف کا جو کچھ تھا وہ ادا فرمایا ہی سو ہم یہان اسکو درج اخبار کرتے ہین۔

وہی ہذا - انسان کے دل پر مذہب سے زیادہ اور کسی چیز کا اثر نہین پیدا ہوتا اور موافق قول حکیم پلو بارخ کوئی قوم دنیا کے پردہ پر ایسی نہین ہے جو اوس کے اثر سے بہرہ مند نہوی ہو مذہب کا استحکام قدامت اور وسعت اوسکی اصول شرعی پر نہین ہے موقی بلکہ جو لوگ ابتدای زمانہ رواج مذہب مین گذرے ہین اونکی یا اوس کے مروج کی قدر و منزلت حکومت و اقتدار پر منحصر اور موقوف ہوتی ہے یونان اور روم مین بہت بت پرستی رایج تھی اور اون بتون کے یادگارین عمدہ عمدہ شیوالے اور نفیس نفیس مندر بنکر تیار ہوتے تھے۔ لیکن درحقیقت نہ اونکی کوئی مقرری شرع تھی اور نہ کوئی مذہب تھا۔ بعض وقت یونانی کے دیوتا صیغہ جمع مین مستعمل ہوتے ہین لیکن اوس سے یہہ نہین ثابت ہوتا ہے کہ تمام یونانی علی العموم اونکی تعظیم اور توقیر کرتے تھے بلکہ اوسکے برعکس صحیح ہے سب واقفہ ہین کہ ہر قوم و فرقہ کا دیوتا جداگانہ ہوتا تھا اور دوسرے قوم و فرقہ کے طریقہ عبادت سے سروکار نہ رکھتا تھا اس اختلاف کے باعث ملک مین ایک مذہب کہ قایم ہوسکا اور ایک مذہب کے قایم ہونے سے نتیجہ یہہ نکلا کہ ہزارون فرقہ ملک مین پیدا ہوگئے اور ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہوگیا اور انجام کار رفتہ رفتہ نوبت کفر و شرک کی پہونچی لیکن یہہ کلمات مذہب موسوی عیسوی اور محمدی اور بدھ کی نسبت عاید نہین ہوسکتی اونکی بنیاد دوسرے طرح کی ہے۔ اسکا کیا سبب ہے صرف اسیقدر کہ ان سب مین ایک شخص ایسا ہے کہ جسکی تمام پیرو تعظیم و توقیر کرتے ہین اور اوس کے ساتھ اتحاد و ارتباط کرکے اپنا ایمان تصور کرتے ہین اگر ان مذاہب سے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسے اور حضرت محمد مصطفےٰ اور گوتم کو جدا اور علیحدہ کردو تو اونکی اصلیت اور وجود مین فرق آیا جاتا ہے خلقت انسان کا مقتضا ہے کہ ہر شی کو جرم سے معرا اور جسکے منزا نہین کرتے جس مذہب و ملت مین یہہ خاصیت زیادہ تر موجود ہوگی اوسیکو زیادہ تر قیام و استحکام ہوگا اگر حضرت موسیٰ کا وجود نہ ہوتا یا حضرت موسیٰ دعوی پیغمبری نہ کرتے یا اونکو احکام الٰہی کا

الہام ہوتا تو اس وقت اون کے پیرو کہان ہوتے
اور یہہ اتفاق واتحاد کیونکر باہمدیگر ہوتا - اسیطرح اگر
حضرت عیسیٰ نے خدا کیطرف سے مامور ہونیکا دعوی نہ کیا
ہوتا اگر امن وصلح کا پیام نہ لائے ہوتے اگر علم وعمل کو
ایک کرکے نہ دکھایا ہوتا فی الجملہ اگر اپنے وقت کی تمام
خلایق سے زیادہ لیئق اور عقلمند وفہیم نہ ہوتے تو
مذہب نصاریٰ کے تاریخ کی اوتیس صدیان نہ ہوتین - اسیطرح
اسلام ومذہب بدہ کا حال ہے ایک کے بانی حضرت محمد
مصطفےٰ ہین اور دوسرے کا موجد گوتم ہے - اونکی طبیعت
مین عربون کی حرارت اور جرات تھی اوس کے زور کے
آگے بت پرستی نہ ٹہر سکی اس نے اپنی عقل سے کام لیا
اور رفتہ رفتہ غلبہ حاصل کیا دونون مذہب صدہا
سال کے فتنہ وآشوب جنگ وجدل سے محفوظ رہکر اب تک
قایم وبرقرار ہین دونون کا زمانہ ترقی اور زمانہ تنزل
یکسان تھا کبھی روشنی علم اور کبھی تاریکی جہل اور دونون
کے کروڑون پیرو ہین - لیکن جسقدر عجلت اور جلدی کے
ساتھ پیغمبر عرب کا مذہب قایم ہوا اور پھیلا ہے اسقدر
جلد کسی مذہب کو عروج حاصل نہین ہوا اور باوجود
اسکے ابتک اہل اسلام پر اسقدر اثر اوسکا موجود ہے
اہل اسلام اپنی عقل اور اپنی جان اپنے پیغمبر کے حوالے
کردی ہے - اپنے رسول مقبول کے ہمہ تن اور دل وجان
سے اطاعت کرتے ہین وقت نزاع اور ہنگام تکرار
حدیث سے تصفیہ ہوتا ہے کل امور مین کلام مجید اور حکم
حاکم ہے اوسمین تمام دینی اور دنیوی امور کے احکام
پائے جاتے ہین غرض کہ اوسکے آگے سب ہیچ ہے جس
چیز کا حکم قرآن شریف مین نہ درج ہوگا اور جسکی حدیث
مین ممانعت ہوگی مسلمان اوسکو کبھی نکریگا - اس ہی
وجہ سے ممالک اسلام مین ترقی نہین ہوتی - یہہ امور
ترقی کے مانع ہوتے ہین اور انسان کے دل کو جہل کے
باعث تاریک کو ٹھہری کر دیتے ہین - آزادانہ استعمال
عقل نہین ہونے پاتا اور اس وجہ سے یا اوس مذہب کے
پیرو بے پرواہو اور زندانہ مشرب یا انتہا کے متعصب
ہو جاتے ہین - اکثر مسلمان علما اور مجتہدان نے اسکی
صلاح کی کوشش کی ہے لیکن تعصب اونکا سد راہ ہوا
اور اونکو اپنی کوشش مین کامیابی میسر نہوئی چنانچہ
امام ابو حنیفہ نے اون احکام سے جو حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوئی تھی مسائل فقہ مستخرج
کیئے تاکہ حوایج روزمرہ اور ضروریات عامہ کا اون سے انحاج
اور کاربراری ہوا کرے دوسرے علمانے یہہ طریقہ اختیار
کیا کہ جو احکام کلام شریف مین نہ پائی اونکو باستنباط
حدیث جاری اور مروج کر دیا لیکن چونکہ ان دونون
فریقون نے اپنی مسئلون کو احادیث نبوی پر مبنی کیا تھا
اسلیئے وہ قدیم یقین کہ کل علم وعمل اور عقل ودانش کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبع ومخرج تھی باقی وبرقرار
رہا بلکہ اوسکو زیادہ قوت واستحکام حاصل ہوا -
اہل اسلام اون مسئلون کی تحقیق اور تدقیق کے مجاز ہین

جوان علمانے احادیث اور احکام الٰہی سے مستخرج کرکے
قایم کئے ہین اور احادیث ناقص اور ضعیف سے بھی انکار
کرسکتے ہین اگر کوئی مسئلہ مباحثہ منطقی مین پورا نہ
نہ نکلا وہ منظور نہین کہا جاتا اور اگر پورا نکلا تو اوسکو
منظور کر لیتے ہین اور اُسکے مضمون کے طرف نظر نہین کرتی
کہ مقتضای عقل ہے یا نہین اگر احادیث صحیحہ سے کوئی
مسئلہ ثابت ہوگیا اوسکا تسلیم کرنا اور اسکی پابندی
فرض ہوگئی اوس سے انکار نہین ہوسکتا - ہمارے
عقل کل کے آگے کیا وقعت رکھتی ہی الہام الٰہی مین ہم
کیا دخل دیسکتے ہین تعجب کی بات ہے کہ بارہ صدی
کے بعد بھی اسلام نے لوگون کے دلون پر اسقدر تسلط
قوی حاصل رکھا ہے اور جیسا کہ ساتوین عیسوی مین
یقین اور ایمان درست اور مستحکم تھا اوسیطرح اب
اوٹھوین صدی عیسوی مین پایا جاتا ہے پیغمبر خدا صلعم
کا تعظیم توقیر بزرگی اوسیقدر انکے دلون مین حاوی
اور جاگیر ہے جسقدر اہل اسلام اپنے اوپر پیغمبر کی
تعظیم وتوقیر اور محبت کرتے ہین کوئی عیسائی اپنے پیغمبر
کی نہین کرتا - بعض مصنفین مثل گولڈ اسمتھ کو اسلام
مین سوائے تنزل اخلاق اور تزلزل عقل اور کچھ نظر نہین
آتا یہ لوگ شاید اس بات پر نظر نہین کرتے کہ جس
شخص کی یادگار اسقدر توقیر اور عظمت کے ساتھ
کروڑون لوگون کے دلون پر مثل نقش کالحجر منقش ہی
اسمین ضرور جوہر اور ہنر معانی صفائی موجود ہوگا اور
اوسکے مذہب مین سوای معمولی طرف پرستش اور عبادت
کے بہت کچھ عالی مرتبہ امور پائے جاتے ہون گے جن سے
عقل کو ترقی اخلاق کو وسعت اور دل کو نیکی حاصل ہوتی
ہے مذہب اسلام مین طرق عبادت بھی درج ہین اور
معاملات تمدن اور سیاست بھی موجود ہین ان دونون
امور کا اجتماع اسمین باحسن وطریق کیا گیا ہے -

عیسائی لوگ اس اجتماع پر اعتراض کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ یہی اجتماع اسلام کی تخریب اور معدومی کا باعث
ہوگا شاید لوگ یورپ کے زمانہ قدیم کی تاریخ بھول گئے
ہین یا تاریخ روم کو فراموش کردیا ہے اگر کسی قوم کا
مذہب ایسا ہے کہ جو عیسائیون کی نظر مین خراب معلوم
ہوتا ہے جسکی باعث اون کے نزدیک اوس قوم کی تہذیب
اور شایستگی نہین آسکتی تو یہ لازم نہین آتا کہ اوس
قوم کی کوئی سلطنت قایم نہ رکھی جاوے اور لوگ آزادی
سے محروم کئے جاوین - اونکی فتوحات کو دوسری قوم
انسے جبراً چھین لیوے - تسلیم کیا کہ مسلمان قومین آجکل
عیسائیون سے تعلیم وتہذیب وشایستگی مین بہت
کم ہین تسلیم کیا کہ تمام امور دینوی مین کلام شریف کے
اتباع کرنے سے نقص پیدا ہوتا ہے لیکن یہ بھی تو
درست ہے کہ خود مذہب عیسائی مین پرورشت قومین
رومن کا تہلک کی نسبت ترقی کی زیادہ صلاحیت رکھتی
ہین اور اونکی بان بھی اسیطرح احکام انجیل تمام علوم
وفنون اور ہر شی کی مخزن ہے - لیکن ہمکو یقین نہین

آتا کہ کوئی قوم باشندگان ایسین یا روم کو سازش اور مکر و فریب سے آمادہ بہ بغاوت کرتے اور فوجی نشنڈ یا مجتہدروم کی اطاعت و فرمان برداری سے کشی کرنیکی ترغیب و تحریص کرتے -

جبکہ ہم اسلام کے تعصب نادانی اور جہل کا ذکر کرتے ہین شاید ہمکو یاد نہین رہتا کہ پادریان سو من تعصب مین مبتلا ہین کہ اونکی عقل اون کے اختیار مین نہین ہے اور اپنی ذات کیطرف وہ امور منسوب کرتے ہین جو سوای پادریون کے اور کسیکو حاصل کرنیکا گمان بھی نگذریگا - مانا کہ یہ صحیح ہی کہ اہل اسلام کی عبادت بیکار ہے تاوقتیکہ پورا سجدہ نہ کیا جاوے لیکن کیا پادریان سو من تہلک مین بہت سے ایسے طریقے عبادت کے جاری نہین ہین جو دوسرے قومون کی نظرون مین لغو اور مہمل معلوم ہوتے ہین مسٹر گولڈ اسمت بھی اس امر کا اقرار کرینگے کہ چونکہ مذہب رومن کیتھلک آزادی عقل کا مانع ہی اس لئے تمام پروٹسٹنٹ قومون کو چاہئے کہ اتفاق کرکے اوسکی بربادی اور معدومی کی کوشش کرین لیکن اگر اون کے اسلام پر پورا پورا عمل کیا جاوے تو اونکا نتیجہ یہی حاصل ہوتا ہے اس قسم کے مصنفون کا یہ قول نہایت بیہودہ اور مغرضانہ ہی کہ جس حالت ضعیف مین قوم کا مذہب ویسا عمدہ اور مطابق عقل نہین ہے جیسا کہ قوی قوم کا ہے تو ان دونون قومون مین جو مواعید و توافق ہون اونسے انحراف کرنے مین کوئی عیب نہین ہے بلکہ احسن ہی مسٹر گولڈ اسمت تحریر کرتے ہین کہ کبھی ترکیب سے مذہب عیسائی کو اسلام سے فائدہ نہین پہنچ سکتا ہی تسلیم کیا لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ اسلام یکسر نابود کر دیا جاوے گویا عیسائی کے سوا اور کسی قوم کو دنیا مین استحقاق وجود حاصل نہین ہے سلطنت عثمانیہ کو نیست و نابود کرکے اوسکے جای نیلوا تک سلطنت قایم کرنی چاہئے اور اسکی فرمانروائی روس کے حوالے ہونی چاہئے کیا اس انتظام سے معاملہ شرقی کا تصفیہ ہوجائیگا اور اوس نئی سلطنت کا کتنے دن قیام رہیگا - قوم سلاؤ معاملات بحری مین واقفیت اور تجربہ نہین رکھتے اور یونانی جو رفتہ رفتہ ترقی کر رہے ہین سلاؤ قوم کی مخالفت پر آمادہ ہونگے اور بازار ملک الموت گرم ہوگا - یا قوم سلاؤ یونانیون پر غالب آئیگی اوس صورت مین سالہا سال تک کشت و خون جاری رہیگا یا یونانی قوم سلاؤ کو مار کر کوہستان بالکن کے دوسری طرف نکال دینگے - اس معاملہ شرقی کا تصفیہ وقت پر موقوف ہے اگر مذہب اسلام مین ترقی قبول کرنیکی صلاحیت نہین ہے اگر اوس مذہب کے پیرو علم و تہذیب کو قبول کرینگا یا رہ نہین رکھتے تو رفتہ رفتہ تدریجًا تنزل کرتے کرتے نابود معدوم ہوجاوینگے اوسوقت مین دوسری سلطنت بائی زانتین قایم ہوجاویگا لیکن ہمکو یقین نہین کہ اسلام کی ترقی ہونگی یا اوسمین صلاحیت استعداد کی ترقی نہین ہے ہمکو یقین ہے کہ دولت عثمانیہ کی عملداری جب محدود

رہجائیگی اوسیقدر اوسکو زیادہ ہوگی جو قوت اب منتشر
ہی وہ یکجا جمع ہوجائیگی اور سالہاسال تک کو ہستان بالکن تک
اوسکی عملداری قایم رکھنے کی اونکو قوت بھی حاصل ہوگی -
ہمکو یقین نہین کہ جس مذہب مین یہ درجہ ہے کہ نیک شخص ہے جو
اپنی دولت راہ خدا مین دیتا ہے خود ذوی القربیٰ اور یتامیٰ
اور مساکین کی مدد کرتا ہے جو سائل کو سوال سے بچاتا ہی اور جو
قیدیون کو آزاد کرتا ہے جو عبادت اور مصیبت پر صبر کرتا ہی جو اپنے
موافق کا ایفا اپنے پر فرض گردانتا ہے جو صبر و شکر و قناعت
کو قناعت کو کام مین لاتا ہے جسکا نام اسلام ہے اوس سے
کوئی فائدہ دنیا کو پہنچے - اگر قرآن مجید کی ہم مذمت کرتے
ہین تو ہمکو ایک مصنف نامی وگرامی ہمشندہ جرمن کا قول
بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب ہم قرآن مجید پڑہتے ہین تو اول
اوس سے جی گھبراتا ہے بعد ازان اوسکے پڑہنے کو جی چاہنے
لگتا ہے - بعد ازان ہم اوسکی تعریف کرنے لگتے ہین اور
بعد اوسکے اوسکی تعظیم ہمارے دلون پر مسلط ہوتی ہے -

مدارس روم

رُوم کی کل سلطنت مین پیشوائی دین جو ملا کہلاتے ہین وہ
حکام ملکی یعنے قاضیون کے تابع رہتے ہین اگر کوئی ملا بدوضع
ہوجاوے یا اچھی طرح کام نکرے تو قاضی اوسکو معطل اور معزول
کردیتا ہی چونکہ مسلمانون کا مجموعہ قوانین اور ہادی دین
قرآن شریف ہی اس سبب سے ملا اور مفتی ایک سے ہین دونو
علما، کہلاتے ہین اور شیخ الاسلام کے تابع ہوتے ہین -
کل علما، ایک ہی قسم کے تعلیم پاتی ہین قرآن اور منطقی پڑہتے
ہین اگرچہ سب ایک ہی جگہہ علم حاصل کرتے ہین لیکن ملا اور
قاضی اور مفتی سب کے منصب الگ ہین - علما کا فرقہ حقیقت مین
امیرون کا گروہ ہے یہہ لوگ سرکاری محصول ادا کرنے سے
بری ہین اونکا مال و متاع اون کے خاندان مین موروثی چلا
آتا ہے اور بادشاہ بے قاعدہ اوسکو ضبط نہین کرسکتا -
انکو موت کی سزا نہیں دیجاتی فقط قید یا جلاے وطن کی
سزا ملتی ہے تین حقوق خاندانی علماؤن کو حاصل ہین نئے
عالم کا منصب اوسکی حین حیات تک رہتا ہی پہلے علماؤن
کے عہدے اوسکی زندگی تک برقرار رہتے تھے لیکن ۱۸۱۷ء
کے اخیر مین حکم جاری ہوگیا کہ اوہ اس کارون کے طرح یہہ بھی
برخاست ہوسکتے ہین -
انکے سوا اور ایک قسم کے علما، بنی فاطمہ ہین یہہ لوگ امرا کو
لاتے ہین اور سبز عمامہ باندہتے ہین اس سلطنت کی بڑی
بڑی شہرون اور قصبون مین مدت سے مکتب چلی آتی ہین
اور ہر جگہہ بڑی بڑی مسجدون سے کتب خانہ اور مدرس متعلق
ہین ان مکاتیب مین ترکی زبان اور قرآن و تفسیر کی
تعلیم ہوتی ہے جن مدارس مین علما تعلیم پاتے ہین وہان
فارسی عربی ترکی اور فلسفہ و منطق و علم ادب و علم اخلاق و
فقہ و تواریخ و جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے اب صیغہ
تعلیم مین وہان بہت ترقی ہے ۱۸۶۹ء مین صرف قسطنطنیہ
کے علاقہ مین ۳۹۷ مکتب جاری تھی ۲۲۷۰۷ اومین
لڑکے پڑہتے تھے ۱۸۶۹ء سے نئی قانون کے موافق پانچ
قسم کے مدارس وہان اس انتظام پر مقرر ہوے -